8- لہو اور قالین

میرزا ادیب (۱۹۱۴ء۔۱۹۹۹ء)

مقاصد تدریس

۱۔ طلبہ کو اُردو میں سنجیدہ ڈراموں کی روایت سے آگاہ کرنا۔

۲۔ طلبہ کو اپنے معاشرے میں موجود ریاکار کرداروں سے روشناس کرانا۔

۳۔ تحریر کے ذریعے جذبوں کے اظہار کے سلیقے سے متعارف کرانا۔

مصنف کا مختصر تعارف

میرزا ادیب کا اصلی نام دلاور علی ہے۔۱۹۳۱ء میں اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ سے میٹرک کیا۔اس کے بعد ۱۹۳۵ء میں اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔اے آنرز کی ڈگری حاصل کی۔

ادبی زندگی کا آغاز ۱۹۳۶ء سے کیا۔اسلامیہ کالج لاہور کی علمی وادبی شخصیات نے میرزا کے ادبی ذوق کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ادبی کام کی ابتدا شعروشاعری سے کی مگر بعد میں افسانہ اور ڈراما نگاری کی طرف توجہ مرکوز کر دی۔

۱۹۳۵ء میں رسالہ ''ادبِ لطیف'' کے مدیر مقرر ہوئے۔اس کے بعد ریڈیو پاکستان میں ملازمت اختیار کر لی۔قیامِ پاکستان کے بعد یک بابی ڈراموں کو فروغ دینے کے لیے میرزا ادیب نے اہم کردار ادا کیا۔

تصانیف ان کے ڈراموں کے اہم مجموعوں میں ''آنسو اور ستارے، لہو اور قالین، ستون، فصیلِ شب، خاک نشیں، شیشے کی دیوار اور پس پردہ'' شامل ہیں۔''صحرانورد کے خطوط، صحرانورد کے رومان اور مٹی کا دیا (آپ بیتی)'' ان کی انمول تصنیفات ہیں۔

انہوں نے 1999ء میں وفات پائی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آراستہ	سجا ہوا	معززین	معزز کی جمع، عزت والے	آستین	کرتے یا قمیص وغیرہ کا بازو
مصور	تصویر بنانے والا	گل دان	جس میں پھول سجائے جاتے ہیں۔	حلقے	سیاہ رنگ کے دائرے
شاہکار	عمدہ نمونہ	شب بیداری	رات کو جاگنا	خوش خبری	اچھی خبر
مستحق	حق دار	تحکم	حکم کرنا	اول	پہلا
مجلد	جلد والی	نارمل	صحیح حالت میں	مرعوب	رُعب میں آ جانا
متعجب	حیران	گمان	خیال	دقت	مشکل
کارنامہ	غیر معمولی کام	تحمل	صبر۔ برداشت	سوسائٹی	معاشرہ
اعزاز	عزت	آویزاں ہونا	سجا ہوا ہونا	پست	نیچے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معزز	عزت دار	تخلیق کرنا	بنانا	زینت	سجاوٹ، خوبصورتی
گڑبڑ	خرابی	مفلس	غریب	کیفیت	حالت
شکرگزار	شکریہ ادا کرنے والا	نمائش گاہ	وہ جگہ جہاں نمائش ہوتی ہے۔	سونپ دینا	دے دینا، حوالے کرنا
قدر	عزت	وقف کرنا	دے دینا	تصور	سوچ
منزلت	اونچا درجہ	بھیانک	خوف ناک	آسائشیں	سہولتیں، آسائش کی جمع
بہترین	سب سے بہتر، سب سے اچھا	خوش فہمی	اچھا خیال	قاتل	قتل کرنے والا
		سرپرستی کرنا	مدد کرنا، نگہداشت کرنا	دل دھڑکنا	دل خوف میں مبتلا ہو جانا
تہِ دل سے	دل کی گہرائیوں سے	پناہ دینا	تحفظ دینا، حفاظت کرنا	انسانیت نواز	انسانوں کا خیال رکھنے والا
بدستور	مسلسل	جوہر	خوبی، ہنر، فن، اہلیت	درد سمانا	درد محسوس کرنا، دوسروں کے دکھ اور تکلیف کا خیال رکھنا
فن	ہنر	امارت	دولت مندی		
توہین	بے عزتی	سراسر	بالکل		
واسطہ	تعلق	حیثیت	مرتبہ	تخلیقات	خود بنائی ہوئی چیز
قلاش	انتہائی غریب	شرارہ	چنگاری	شان وشوکت	عزت اور مرتبے کی وجہ
اطمینان	سکون	ذہنی کیفیت	ذہن کی حالت	سے مرعوب ہونا	سے ڈر جانا
بلندی	اونچائی	التجا	درخواست	اصلی جوہر دکھانا	اصل خوبی دکھانا
زمین بوس ہونا	گر جانا	آبرو	عزت	جلی کٹی سنانا	درست اور سچ بات صاف صاف کہہ دینا
شاندار	نہایت خوبصورت	اصرار	ضد		
گھورنا	غصے سے دیکھنا	وہم	گمان، شک	احسان فراموش	احسان کو بھلا دینے والا

خلاصہ: سردار تجمل حسین کی کوٹھی "النشاط" کے ایک وسیع کمرے کو اختر سٹوڈیو کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ کمرا نہایت اعلیٰ فرنیچر، قالین، ریڈیو، صوفہ سیٹ، کرسیوں اور دیواروں پر لگی مشہور مصوروں کی تصویروں سے آراستہ ہے۔ کمرے کے وسط میں ایزل پر سادہ کینوس' قریب تپائی پر رنگوں کے ڈبے' چینی کی پیالیاں' طرح طرح کے قلم اور مصوری کا دوسرا سامان موجود ہے۔ بابا کمرے کی صفائی میں مصروف ہے کہ تجمل کمرے میں داخل ہو کر اختر کے بارے میں پوچھتا ہے۔ بابا نے بتایا کہ اختر باغ میں ٹہل رہا ہے اور رات بھر ٹہلتا رہا ہے۔ تجمل نے بتایا کہ اس قسم کے لوگ اکثر کسی نہ کسی سوچ میں ڈوبے رہتے ہیں۔ تجمل نے بابا کو بھیجا کہ اختر کو بلا کر لاؤ۔

تجمل نے اختر کو خوشخبری سنائی کہ اس کی تصویر کو ججوں نے اول انعام کا مستحق قرار دیا ہے اور کہا کہ میں اس خوشی میں شہر کے تمام معززین کو چائے پر بلا رہا ہوں۔ اختر نے تجمل سے کہا کہ میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ تجمل نے اس بات پر غصہ کیا اور اُسے یاد کروایا کہ اس نے تمہارے لیے کیا کچھ نہیں کیا اور آج تم ملک کا ایک نامور مصور ہو۔ اختر اپنی بات پر قائم رہا تو تجمل نے کہا کہ میں تمہیں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اختر نے جواب میں طنزاً کہا کہ جس اختر کو آپ ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی سے نکال کر اپنے محل میں لائے تھے، وہ مصور اختر مر چکا ہے۔ جو اختر آپ کے سامنے کھڑا ہے وہ ایک چلتی پھرتی لاش ہے۔ تجمل اس بات کو ذہنی پریشانی سمجھ کر ڈاکٹر کو بلانے لگتا ہے تو اختر اس کو روک کر بتاتا ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے جتنی تصویریں میرے نام کے ساتھ اس محل سے باہر گئی ہیں ان میں سے ایک بھی میری

نہیں۔ یہ بات سن کر تجمل نے حیرت اور غصے کا اظہار کیا تو اختر نے مزید بتایا۔ آج سے دو سال پہلے میں مفلس' قلاش اور گمنام تھا۔ میری تمام تصویریں کباڑیوں اور نیلام گھروں میں کوڑیوں کے بھاؤ بک چکی تھیں۔ میں اپنے ہزاروں ہم پیشہ بھائیوں کی طرح غربت کی چکی میں پس رہا تھا کہ آپ نے مجھے میرے غربت کدے سے نکال کر یہ کمرا دے دیا اور ضروریاتِ زندگی سے بے نیاز کر دیا۔ میں سمجھا کہ آپ نہایت اونچے درجے کے ہمدرد اور انسانیت نواز انسان ہیں، آپ نے دوستوں کو میری تصویریں دکھائیں اور بڑے بڑے اداروں میں آویزاں کروائیں۔ میری شہرت اخبار و رسائل تک پہنچی تو میں آپ کو ایک فرشتہ صفت دیوتا سمجھنے لگا مگر مجھے حقیقت بعد میں معلوم ہوئی کہ آپ کی سرپرستی کا ایک خاص مقصد ہے آپ سوسائٹی میں خود کو اچھا ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ میں نے غریب اور مفلس مصور کو اس فن کی خدمت کے لیے اپنے ہاں پناہ دی ہے۔ درحقیقت آپ نے بھی اپنی امارت اور شخصیت کی نمائش کے لیے میری ذات اور میرے فن کو استعمال کیا ہے۔ میرے فن کا مقصد آپ کی شخصیت کو جگمگانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ یہ سوچ میرے لیے سوہان روح بن گئی۔ انھی دنوں مجھے میرا ایک ہم پیشہ دوست نیازی ملا۔ میں نے اسے اپنی ذہنی کیفیت بتائی اور کہا کہ مجھے اپنے ہاں رہنے کی جگہ دو۔ میری بات سن کر اس نے کہا کہ میں تمہارے لیے تصویریں بناتا رہوں گا تم مجھے اتنے پیسے دے دیا کرو کہ میں اور میرا خاندان عزت و آبرو کے ساتھ زندہ رہ سکیں۔ اس ناقابل برداشت تجویز پر اس کا اصرار کم نہیں ہو رہا تھا۔ اس طرح نیازی کو وقتاً فوقتاً سکے ملتے رہے' مجھے بنی بنائی تصویریں اور آپ کو فن کی قدر افزائی پر سوسائٹی میں احترام۔ نیازی روٹی کپڑے کی تکلیف نہیں مگر میں جانتا ہوں اس کے دل کی کیفیت کیا ہوگی۔ آج جب اس نے سنا ہوگا اس کی بنائی ہوئی تصویر اول انعام کی مستحق قرار پائی ہے تو اس کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔

تجمل نے ان تمام باتوں کو ایک فریب اور دھوکا کہا اور وہ اختر کو ڈانٹنا شروع کر دیا ہے۔ اتنے میں تجمل کے سیکرٹری رؤف نے آ کر خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ پہلا انعام اختر صاحب کو ہی ملا ہے۔ ساتھ ہی یہ افسوسناک خبر سنائی کہ اختر صاحب کے کسی واقف کار نے پیغام بھیجا ہے کہ ان کے مصور دوست نیازی نے آج صبح خودکشی کر لی۔ اختر یہ خبر سن کر تجمل سے کہنے لگا کہ نیازی کے قاتل تم ہو۔ قانون تمہیں کچھ نہیں کہے گا مگر تم انسانیت کے قاتل ہو۔ ایک مصور کے فن کو اور دوسرے مصور کو جان سے مار ڈالا۔ اختر چیخ چیخ کر کہنے لگا دیکھو لوگو! یہ قاتل ہے۔ تجمل نے رؤف سے کہا کہ اس کو دھکے دے کے نکال دو۔ اسے پاگل خانے لے جاؤ یہ خطرناک پاگل بن چکا ہے۔ اختر چیخ چیخ کر بولتا رہا آہستہ آہستہ یہ آواز کم ہونے لگی اور اسی کے ساتھ پردہ گر گیا۔

اہم نثر پاروں کی تشریح

نوٹ: طلبا و طالبات درج ذیل مثال سیاق و سباق سبق کے تمام پیراگراف کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

سیاق و سباق اس سبق میں مصنف بتاتا ہے کہ تجمل کا اختر کے فن مصوری کی سرپرستی کرنا دراصل اس کی ریاکاری تھا۔ اس مصور نواز شخصیت کا اصل مقصد فن کی قدردانی یا مصوری سے لگاؤ نہیں بلکہ کچھ اور تھا۔ مصنف بتاتا ہے کہ کس طرح تجمل کی اختر سے تصویروں کی نمائش کے موقع پر ملاقات ہوتی ہے۔ اس نمائش میں اختر کی بنائی گئی تصویریں بھی رکھی گئی تھیں جنہیں سب نے بہت سراہا تھا۔ تجمل اختر کو اپنے گھر لے آتا ہے اور اسے ہر طرح کی آسائش دیتا ہے۔ اختر تجمل کو تصویریں دیتا ہے جنہیں تجمل اپنے دوستوں کو تحائف کے طور پر دیتا ہے۔ بعد میں تجمل اختر بتاتا ہے کہ اس کی تصویر کو اول انعام کا حق دار بنایا گیا ہے۔ تب اختر کو پوری اصلیت کا پتہ چل جاتا ہے اور وہ وہاں سے جانے کی بات کرتا ہے۔

پیراگراف نمبر 1: آج سے دو سال پہلے میں ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا۔ بہت کم لوگ مجھے جانتے تھے اور جو جانتے تھے انہیں میرے متعلق صرف یہی معلوم تھا کہ میں ایک مفلس، قلاش اور گمنام مصور ہوں۔ میں نے بے شمار تصویریں بنائی تھیں مگر وہ تمام کی تمام کباڑیوں یا نیلام گھروں میں پہنچ کر کوڑیوں کے بھاؤ بک چکی تھیں۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... لہو اور قالین (ii) مصنف کا نام .... میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تنگ و تاریک	چھوٹی جگہ جہاں اندھیرا ہو	قلاش	مفلس	مصور	تصویر بنانے والا	کوڑیوں کے بھاؤ	سستے داموں

تشریح: اختر اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے سرمایہ دار تجمل سے کہتا ہے کہ آج سے دو برس پہلے میں ایک چھوٹی سی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی گلی کے ایک پرانے اور ٹوٹے پھوٹے سے گھر میں رہتا تھا۔ جہاں میری کوئی پہچان نہ تھی۔ صرف چند لوگوں کو میرے بارے میں یہی علم تھا کہ میں ایک غریب، مسکین اور گمنامی کی زندگی گزارنے والا ایک عام سا مصور ہوں۔ میں نے اَن گنت تصاویر بنائی تھیں لیکن وہ سب کی سب یا تو کباڑ خانوں اور یا پھر نیلام گھروں میں بہت سستے داموں بکی تھیں۔ اس طرح میرا اور میرے فن کا کوئی قدر دان نہ تھا۔

پیراگراف نمبر 2: اور آپ کہہ بھی کیا سکتے ہیں، مگر بلند آواز سے حقیقت نہیں بدل سکتی۔ آپ کے یہاں میری یہی حیثیت تھی اور جس وقت مجھے اس کا احساس ہوا، مجھے محسوس ہوا جیسے میری اہلیتوں پر برف کی تہ جم گئی ہے۔ میرے سینے میں ایک بھی شرارہ باقی نہیں رہا۔ یہ احساس میرے لیے سوہانِ روح ثابت ہو رہا تھا کہ اپنے جگر کا خون دے دے کر میں نے فن کی جس شمع کو اب تک روشن رکھا ہے، اس کا مقصد آپ کی شاندار کوٹھی اور آپ کی شخصیت کو جگمگانے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... لہو اور قالین (ii) مصنف کا نام .... میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اہلیتوں	صلاحیتوں	شرارہ	چنگاری	سوہانِ روح	جان کو تکلیف دینے والا	شمع	چراغ

تشریح: سردار تجمل اختر کی داستان سن کر جب اُسے ڈانٹتا ہے تو اس کے جواب میں اختر تجمل سے یہ کہتا ہے کہ اس کے علاوہ آپ اور کچھ کر بھی نہیں سکتے لیکن اونچی آواز میں چلا کر بولنے سے اصل حقیقت نہیں بدل سکتی۔ آپ نے اپنی امارت اور شخصیت کی نمائش کی خاطر میری ذات اور میرے فن کو استعمال کیا ہے۔ اس بات کا مجھے اس وقت احساس ہوا جب مجھے یوں لگا جیسے میری صلاحیتوں پر برف کی تہ جم گئی ہو گویا میں ادھر مفلوج ہو کر رہ گیا ہوں۔ ان تمام باتوں کو سوچ کر میری روح اور بھی زخمی ہوتی جا رہی ہے اور یہ خیال میرے لیے نہایت تکلیف دہ ہے کہ میری زندگی اور فن کا مقصد آپ کی شخصیت کو جگمگانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ آپ نے مجھے اور میرے فن کو استعمال کیا ہے۔

پیراگراف نمبر 3: جس طرح بڑی بڑی دکانوں کے دروازوں پر انسانی پیکروں کو نہایت خوبصورت اور شفاف لباس پہنا کر انہیں الماریوں کے اندر سجا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ان حسین و جمیل مجسموں کو دیکھ کر دکانداروں کے اعلیٰ ذوق اور ان کی شان و شوکت سے مرعوب ہو جائیں اسی طرح آپ بھی اپنی امارت اور اپنی شخصیت کی نمائش کے لیے میری ذات اور میرے فن کو استعمال کر رہے ہیں۔

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... لہو اور قالین (ii) مصنف کا نام .... میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مجسموں	پیکروں	مرعوب	متاثر، رعب میں آنا	امارت	دولت مندی	نمائش	دکھاوا

تشریح: اس پیراگراف میں اختر، تجمل سے کہتا ہے کہ آپ نے مجھے غریب سمجھ کر اپنے گھر میں پناہ دی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے میری صلاحیتوں کو زندہ رکھا ہوا ہے جبکہ مجھے لگتا ہے کہ آپ نے مجھے استعمال کیا ہے جس طرح بڑی بڑی دکانوں کی شیشے کی الماریوں اور دروازوں پر انسانی مجسموں کو صاف ستھرے اور خوب صورت لباس پہنا کر سجا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ دکاندار کے اعلیٰ ذوق اور عمدہ انتخاب سے متاثر ہو جائیں اسی طرح آپ نے اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لیے میری ذات اور میرے فن کا سہارا لیا ہے۔ یعنی کہ تجمل کو اختر سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ صرف اپنی ذات کی تسکین کر رہا تھا۔

پیراگراف نمبر 4: تم دنیا سے الگ تھلگ رہ کر مصوری کرتے رہتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں لوگ اس قسم کے واقعے پر کیا کچھ کرتے ہیں۔ سب کہیں گے ایک غریب اور قلاش مصور کو جھونپڑی میں سے نکال کر لایا، دکھاوے کے لیے اور پھر اُسے واپس بھیج دیا، کیا یہ میری توہین نہیں ہے؟ -

حوالہ متن: (i) سبق کا نام .... لہو اور قالین　(ii) مصنف کا نام .... میرزا ادیب

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قلاش	غریب / مفلس	دکھاوے	نمائش	توہین	بے عزتی

تشریح: اختر ایک غریب مصور تھا۔ تجمل ایک امیر آدمی تھا۔ اُس نے اختر کو مشہور ہونے کے لیے استعمال کیا اور اُس کی سرپرستی کی۔ اختر کو جب احساس ہوا تو اُس نے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ جس پر تجمل نے کہا کہ تم دنیا سے بالکل الگ ہو کر تنہائی میں مصوری کرتے رہتے ہو۔ تمھیں دنیا والوں کے خیالات کا علم نہیں ہے۔ تم واپس چلے گئے تو لوگ اس واقعے کو نجانے کیا رنگ دیں کہ میں ایک غریب اور مفلوک الحال تصویریں بنانے کو جھونپڑی سے نکال کر لایا، صرف ظاہرداری کے لیے اور پھر اُسے واپس بھیج دیا، کیا یہ میری بے عزتی نہیں ہے۔

حل مشقی سوالات

ا۔ **مختصر جواب دیں۔**

(الف) تجمل نے اختر کے بارے میں کس قسم کے خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: تجمل نے اختر کے بارے میں بیان کیا کہ اس قسم کے لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے، ہر وقت کسی نہ کسی سوچ میں ڈوبے رہتے ہیں، الگ تھلگ رہنا چاہتے ہیں۔ ہر وقت یونہی پریشان رہتے ہیں۔

(ب) اختر کا حلیہ بیان کیجیے۔

جواب: اختر کا حلیہ کچھ اس طرح کا تھا۔ ادھیڑ عمر کا شخص، سر کے بال بکھرے ہوئے، آنکھیں شب بیداری کی وجہ سے سرخ، لباس پاجامہ اور قمیص، آستینیں چڑھی ہوئی اور آنکھوں کے گرد حلقے زیادہ نمایاں تھے۔

(ج) اختر کو کون تصویریں بنا کر دیتا تھا؟

جواب: اختر کو اس کا غریب مصور دوست نیازی تصویریں بنا کر دیتا تھا۔

(د) نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے کیوں کیں؟

جواب: نیازی غربت کی چکی میں پس رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اور اس کا خاندان عزت سے زندگی بسر کریں اس لیے اس نے اختر سے اصرار کیا کہ وہ اُس کو تصویریں بنا کر دیتا رہے گا۔ اس کے بدلے میں اُسے اتنے پیسے مل جائیں کہ اس کا اور اس کے خاندان کا عزت و آبرو کے ساتھ گزارہ ہو سکے۔

(ہ) تصویریں اختر کی نہیں ہیں۔اس انکشاف پر تجمل کا ردِ عمل کیسا تھا؟

جواب: تجمل کو جب یہ علم ہوا کہ تصویریں اختر کی نہیں تو اس انکشاف پر اسے شدید دھچکا لگا۔اُس نے غصے سے اختر سے کہا کہ تم مجھے اب تک دھوکا دیتے رہے ہو۔میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اتنی پست سطح پر اتر چکے ہو۔

(و) سردار تجمل حسین کی کوٹھی کا نام کیا تھا؟

جواب: سردار تجمل حسین کی کوٹھی کا نام ''النشاط'' تھا۔

(ز) تجمل کی عمر کتنی تھی؟

جواب: تجمل کی عمر چالیس اور پینتالیس سال کے درمیان تھی۔

(ح) تجمل نے اختر کو کون سی خوشخبری سنائی؟

جواب: تجمل نے اختر کو یہ خوش خبری سنائی کہ اس کی تصویر نے اول انعام حاصل کیا ہے۔

(ط) اختر دو سال قبل کہاں رہتا تھا؟

جواب: اختر دو سال قبل ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا۔وہ غریب،قلاش اور گمنام مصور تھا۔

(ی) اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل کون تھا؟

جواب: اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل سردار تجمل حسین (سرمایہ دار) تھا۔

۲۔ میرزا ادیب نے اس ڈرامے میں کیا پیغام دیا ہے؟

جواب: میرزا ادیب نے اس ڈرامے میں معاشرے میں موجود ریاکارانہ کرداروں سے روشناس کرایا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ معاشی ناہمواریاں اور مسائل معاشرتی طبقاتی فرق کا باعث بنتے ہیں جس کی بنا پر اکثر قیمتی جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔سرمایہ دار افراد غربت میں پسے ہوئے مفلس و قلاش ہنرمندوں اور فنکاروں کے فن کو اپنا ذریعہ شہرت بناتے ہیں اور اپنی شخصیت جگمگاتے ہیں۔اس کے علاوہ میرزا ادیب نے یہ بھی پیغام دیا ہے کہ معاشرے کے دولت مند افراد کو فنکاروں کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی محض فن کی خدمت اور فن کی قدر کے جذبے کے تحت کرنی چاہیے تا کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو اور معاشرے میں منفی رجحانات نہ جنم لیں۔

۳۔ ڈراما ''لہو اور قالین'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے خلاصہ۔

۴۔ اس ڈرامے کے کرداروں کے نام لکھیں۔

جواب: اس ڈرامے کے کرداروں کے نام درج ذیل ہیں:

بابا .... نوکر
تجمل .... ایک سرمایہ دار
اختر .... ایک مصور
رؤف .... تجمل کا پرائیویٹ سیکرٹری

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔

جواب: منظر، تصویر، باغ، خبر، انعام، تکلیف

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
منظر	مناظر	باغ	باغات	انعام	انعامات
تصویر	تصویریں،تصاویر	خبر	اخبار،خبریں	تکلیف	تکلیفیں،تکالیف

۶۔ متن کو پیش نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) ججوں نے تمہاری تصویر کو..................کا مستحق قرار دیا ہے۔
(ب) میں نے تفصیل معلوم کرنے کے لیے..................کو بھیج دیا ہے۔
(ج) تم نے ملک کے تمام..................کے مقابلے میں یہ انعام جیتا ہے۔
(د) تمہیں مبارک باد دینے شہر کے..................آ رہے ہیں۔
(ہ) سنا ہے..................پر کبھی کبھی..................بھی پڑتے ہیں۔
(و) میرے..................کی بہتری اسی میں ہے کہ یہاں سے چلا جاؤں۔
(ز) آپ کے..................کا..................ابھی زمین بوس ہو جائے گا۔
(ح) آپ سب کچھ سمجھ جائیں گے یہ کوئی..................نہیں ہے۔
(ط) آج سے دو سال پہلے میں ایک..................گلی کے ایک خستہ اور..................مکان میں رہتا تھا۔
(ی) قانون تمہیں کچھ نہیں کہے گا مگر..................کی نظروں میں تم..................ہو۔

جوابات:

(الف) اوّل انعام (ب) رؤف (ج) مصوّروں (د) معززین (ہ) آرٹسٹوں، دورے
(و) فن (ز) تصوّرات، شیش محل (ح) معمّا (ط) تنگ و تاریک، بدنما (ی) انسانیت، قاتل

۷۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

تجمل، مصور، متعجب، مستحق، اعزاز، معززین، اہتمام، سنجیدہ، معاملہ، معما

جواب: تَجَمُّل، مُصَوِّر، مُتَعَجِّب، مُسْتَحِق، اِعْزاز، مُعَزَّزِین، اِہْتِمام، سَنْجِیدَہ، مُعَامَلَہ، مُعَمَّا

۸۔ مذکر اور مؤنث الگ الگ کریں۔

سرکار، پاجامہ، قمیص، اخبار، مصور، تصویر، جھونپڑی، توہین، مہمان، نمائش

جواب:

الفاظ	مذکر	مؤنث
سرکار		سرکار
پاجامہ	پاجامہ	
قمیص		قمیص
اخبار	اخبار	
مصور	مصور	
تصویر		تصویر
جھونپڑی		جھونپڑی
توہین		توہین
مہمان	مہمان	
نمائش		نمائش

۹۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
تجمل	مصور	سرمایہ دار
بابا	سیکرٹری	نوکر
میرزا ادیب	سرمایہ دار	ڈراما نگار
رؤف	ڈراما نگار	سیکرٹری
اختر	نوکر	مصور

۱۰۔ درج ذیل کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

فن کار، شب بیداری، خوش خبری، اعزاز، کارنامہ، شیش محل، کش مکش، نمائش گاہ، سر پرستی، مصور نواز

جواب:

الفاظ	معانی	جملے
فن کار	ہنر مند	ہمارے ملک میں فنکاروں کو قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔
شب بیداری	رات بھر جاگنا	ستائیس رمضان المبارک کو تمام مسلمان شب بیداری کرتے ہیں۔
خوش خبری	اچھی خبر	کرکٹ ورلڈ کپ جیتنا پوری پاکستانی قوم کے لیے بہت بڑی خوش خبری تھی۔
اعزاز	عزت والی بات	عمیر احمد نے فرسٹ پوزیشن جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔
کارنامہ	غیر معمولی کام	۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاک فوج کے جوانوں نے یادگار کارنامے سرانجام دیے۔
شیش محل	شیشے کا محل	لاہور شاہی قلعہ میں شیش محل واقع ہے۔
کش مکش	کشیدگی، جھگڑا	حنا اسی کش مکش میں تھی کہ سکول جائے یا نہ جائے کہ بارش ہونے لگی۔
نمائش گاہ	نمائش والی جگہ	مصوروں کی تصویریں نمائش گاہ میں سجائی جاتی ہیں۔
سر پرستی	مدد کرنا	ہر گھرانے کو باپ کی شفقت بھری سر پرستی حاصل ہوتی ہے۔
مصور نواز	مصوروں کی قدر کرنے والا	مغل بادشاہ بہت مصور نواز تھے۔

ڈراما:

یہ میرزا ادیب کا ڈراما ہے۔ ڈراما جس یونانی لفظ سے ماخوذ ہے اس کے معنی ہیں "کر کے دکھانا" ڈراما بھی ایک کہانی ہوتی ہے لیکن اسے کرداروں کی حرکات و سکنات اور مکالموں کی مدد سے پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ڈراما پڑھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ پیش کرنے کی چیز ہے۔ اس میں سٹیج، اداکاروں اور مکالموں کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ یوں تو ڈراما سٹیج کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر لکھا جاتا ہے لیکن بعض لوگوں نے ادبی ڈرامے بھی لکھے ہیں۔

☆ میرزا ادیب کے کسی اور ڈرامے کا مطالعہ کیجیے۔

مکالمہ نویسی:

مکالمہ' باہمی کلام اور بات چیت کو کہتے ہیں۔ مکالمے میں ہم ایک دوسرے تک اپنے خیالات' تأثرات اور جذبات پہنچاتے ہیں۔ مکالمہ ہمیشہ کسی ایک متعین موضوع پر ہوتا ہے۔ مکالمہ اپنی اصل ماہیت کے اعتبار سے زبانی ہوتا ہے' تاہم اسے تحریری شکل بھی دی جا سکتی ہے۔ مکالمے میں باہم کلام کرنے والے اشخاص کے جوہر و کردار' نقطہ نظر' شخصیت کی گہرائی' زبان پر قدرت' مسائل کو سمجھنے کی اہلیت کا پتا چلتا ہے۔

مکالمہ فطری بات چیت ہے مگر چونکہ یہ لکھا جاتا ہے اور فرضی کرداروں کے درمیان گفتگو کو مکالمے کی شکل دی جاتی ہے' اس لیے مکالمہ ایک حد تک مصنوعی بھی ہو جاتا ہے۔ تاہم اچھا مکالمہ وہ ہے جس میں کردار اپنی ذہنی سطح' اپنے طبقاتی احساس' اپنے علم و مرتبے کے مطابق گفتگو کرتے دکھائے جائیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک طالب علم پروفیسر کی طرح اور ایک عورت مردوں کی طرف گفتگو کرتی دکھائی جائے۔ مکالمے میں گفتگو کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ بات سے بات خود بخود نکلتی جائے' تاہم باتوں کو دہرانے سے گریز کرنا چاہیے۔ مکالمے کی زبان روزمرے اور محاورے کے مطابق ہو اور مکالمے کے کردار کی شخصیت کے مطابق زبان کا انتخاب کرنا چاہیے۔

مکالمے ڈرامے کی جان ہیں۔ یہ ناول اور افسانے میں بھی لکھے جاتے ہیں۔ مکالمہ نویسی کے لیے اچھے ڈراموں کا خاص طور پر مطالعہ کرنا چاہیے۔

سرگرمیاں

۱۔ بچوں کے مختلف گروپ بنا کر ان کے درمیان جھوٹ اور بناوٹ کے موضوع پر گروہی بحث کروائیں۔

جواب: عملی کام

۲۔ مختلف طلبہ کو مختلف کردار قرار دے کر یہ ڈراما جماعت کے کمرے میں بلند آواز سے پڑھا جائے۔

جواب: عملی کام

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ اسلام کی تعلیمات میں خلوصِ نیت کی بڑی اہمیت ہے۔ اعمال کی بنیاد نیتوں کو قرار دیا گیا ہے۔

جواب: اسلامی تعلیمات میں نیتوں کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"انما الاعمال بالنیات"۔

ترجمہ: "بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

یعنی ہم جو بھی نیک عمل کریں خواہ وہ عبادات ہو یا معاملات۔ ہر عمل ریاکاری، بناوٹ، تصنع، ریاکاری اور ذاتی اغراض جیسے مقاصد سے پاک ہونا چاہیے۔

۲۔ اس بات کی وضاحت کی جائے کہ دکھاوے اور دنیاوی شان و شوکت کے لیے کیے جانے والے اعمال کبھی بھی سکون کا باعث نہیں ہو سکتے۔

جواب: دکھاوے اور دنیاوی شان و شوکت کے لیے کیے جانیوالے اعمال کبھی بھی سکون کا باعث نہیں بنتے۔ اس لیے ہر عمل کے پیچھے خلوص اور نیک نیتی شامل ہونی چاہیے۔ دکھاوے کی نیکی اللہ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور ایسی نیکی کا اللہ کے نزدیک کوئی اجر نہیں جبکہ نیک نیتی' خلوص اور سچے جذبے کے تحت کیے جانے والے اعمال اللہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرتے ہیں اور ایسے اعمال ہی دل اور روحانی سکون کا ذریعہ بنتے ہیں۔

۳۔ طلبہ کو میرزا ادیب کی ڈراما نگاری کی چیدہ چیدہ خصوصیات سے آگاہ کریں۔

جواب: میرزا ادیب کی ڈراما نگاری کی چیدہ چیدہ خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- میرزا ادیب یک بابی اور ریڈیائی ڈراما نگاری میں اہم مقام رکھتے ہیں۔

2- قیام پاکستان کے بعد یک بابی ڈرامے کو فروغ دینے کے لیے میرزا ادیب نے اہم کردار ادا کیا۔

3- میرزا ادیب کے ڈراموں کے موضوعات عام اور روزمرہ زندگی سے متعلق ہیں۔

4- میرزا ادیب نے اپنے ڈراموں میں انسانی خواہشات اور توقعات کو خاص اہمیت دی ہے۔

5- میرزا ادیب گہرے مشاہدے اور فنکارانہ گرفت کے ساتھ کردار نگاری کرتے تھے۔ ان کے مکالمے نہایت برجستہ، مختصر اور برمحل ہوتے ہیں۔

6- ان کے ڈراموں میں قاری یا ناظر کی دلچسپی شروع سے آخر تک قائم رہتی ہے۔ یہی کامیاب ڈراما نگاری کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔

۴۔ طلبہ کو ڈرامے کے اہم ترین عنصر "تجسس" (Suspense) کے بارے میں بتایا جائے۔

جواب: یوں تو ڈرامے کے کئی عناصر ہیں جن سے مل کر ڈراما وجود میں آتا ہے لیکن سب سے اہم عنصر "تجسس" ہے۔ ڈرامے کی کامیابی میں تجسس کا کردار بہت اہم ہے۔ اگر ڈرامے میں تجسس ہوگا تو دیکھنے والے کی محویت میں اضافہ ہوگا اور وہ بے چینی سے بدلتی ہوئی صورتحال دیکھنے کا منتظر رہے گا اور ہر لمحے یہ سوچے گا کہ نہ جانے اب کیا ہوگا جبکہ عام اور سادہ صورت حال تو ہر دیکھنے اور پڑھنے والا سمجھ سکتا ہے۔ ڈرامے میں تجسس اتنا بھرپور ہونا چاہیے کہ انسان ایک لمحے کے لیے بھی اپنی توجہ ڈرامے سے نہ ہٹا سکے۔

معروضی سوالات

☐ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- ڈراما "لہو اور قالین" کے مصنف کا نام ہے۔

(A) میرزا ادیب (B) منشی پریم چند (C) سید امتیاز علی تاج (D) ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

2- سبق لہو اور قالین میں جمل کون تھا؟

(A) نوکر (B) مصور (C) سرمایہ دار (D) ادیب

3- جمل حسین کی عمر تھی۔

(A) بیس اور تیس کے درمیان (B) تیس اور چالیس کے درمیان (C) چالیس اور پینتالیس کے درمیان (D) پچاس اور ساٹھ کے درمیان

4- اختر کی آنکھیں شب بیداری کی وجہ سے تھیں۔

(A) سرخ (B) زرد (C) سیاہ (D) نیم باز

5- اختر کی تصویر نے ملک بھر کے تمام مصوروں کے مقابلے میں انعام جیتا۔

(A) اول (B) دوم (C) سوم (D) حوصلہ افزائی کا

6- اختر کو دھکے دے کر باہر نکالنے لگتا ہے۔

(A) بابا (B) جمل (C) رؤف (D) نیازی

-7 اختر کی تجمل حسین سے ملاقات ہوئی۔
(A) مسجد میں (B) مارکیٹ میں (C) مصوری کی نمائش گاہ میں (D) آفس میں

-8 تجمل کے پرائیویٹ سیکرٹری کا نام ہے۔
(A) اختر (B) بابا (C) نیازی (D) رؤف

-9 میرزا ادیب کا اصلی نام ہے۔
(A) تجمل حسین (B) دلاور علی (C) رؤف (D) امتیاز علی

-10 "خبر" کی جمع ہے۔
(A) اخبار (B) خبروں (C) خبریں (D) خبرنامہ

-11 اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل کون تھا؟
(A) رؤف (B) تجمل (C) بابا (D) مہمان

-12 "خوش فہمی" کا متضاد ہے۔
(A) خوش گپیاں (B) خوش شکل (C) غلط فہمی (D) خوش بو

-13 "وسیع" کا متضاد ہے۔
(A) تنگ (B) وسعت (C) واسع (D) وسعتوں

-14 سبق ""لہو اور قالین" میں تجمل کس کو خطرناک پاگل کہتا ہے۔
(A) رؤف (B) نیازی (C) اختر (D) ہمسائے

-15 "مصور" کی مؤنث ہے۔
(A) مصوروں (B) مصورہ (C) تصویر (D) تصاویر

-16 "توہین" کا مترادف ہے۔
(A) بے عزتی (B) عزت افزائی (C) قدر (D) بے قدری

-17 فنکار کا مترادف ہے۔
(A) آرٹسٹ (B) فنکاروں (C) فن پارہ (D) فنکارہ

-18 اپنے ...... میں منہ ڈال کر دیکھو
(A) شیشے (B) گھر (C) دل (D) گریبان

-19 ججوں نے تصویر کو ...... انعام کا مستحق قرار دیا۔
(A) اوّل (B) دوم (C) سوم (D) چہارم

جوابات:

(1) میرزا ادیب (2) سرمایہ دار (3) چالیس اور پینتالیس کے درمیان (4) سرخ
(5) اول (6) رؤف (7) مصوری کی نمائش گاہ میں (8) رؤف

(9) دلاور علی (10) اخبار (11) تجمل (12) غلط فہمی

(13) تنگ (14) اختر (15) مصورہ (16) بے عزتی

(17) آرٹسٹ (18) گریبان (19) اوّل

مختصر جواب دیں۔

1- ڈراما ''لہو اور قالین'' کے مصنف کا نام تحریر کریں۔

جواب: ڈراما ''لہو اور قالین'' کے مصنف کا نام میرزا ادیب ہے۔

2- ڈراما ''لہو اور قالین'' میں کتنے کردار ہیں؟ نام تحریر کریں۔

جواب: ڈراما ''لہو اور قالین'' میں چار کردار شامل ہیں۔

1- بابا..................نوکر

2- تجمل..................ایک سرمایہ دار

3- اختر..................مصور

4- رؤف..................تجمل کا پرائیویٹ سیکرٹری

3- اختر کا سٹوڈیو کہاں واقع تھا؟

جواب: سردار تجمل حسین کی کوٹھی ''النشاط'' کا ایک وسیع کمرا اختر اسٹوڈیو کے طور پر استعمال کرتا تھا۔

4- اختر کا اسٹوڈیو کس وضع کا تھا؟

جواب: اختر کا اسٹوڈیو نہایت اعلیٰ فرنیچر سے آراستہ، فرش پر قالین، دیواروں پر مشہور مصوّروں کے شاہکار، ایک طرف ریڈیو سیٹ، کچھ فاصلے پر صوفا سیٹ اور کرسیاں، شمالی دیوار کے ساتھ لگی ہوئی دونوں الماریوں میں مجلد کتابیں، کارنیس اور تپائیوں پر تر و تازہ پھولوں سے مزین گل دان، دروازے اور کھڑکیوں پر ریشمی پردے۔ وسط میں ایزل پر کینوس جو ابھی تک سادہ اور صاف ہے۔ قریب ایک تپائی پر رنگوں کے ڈبے، چینی کی چھوٹی چھوٹی پیالیاں، طرح طرح کے قلم اور مصوری کا دوسرا سامان موجود تھا۔

5- اختر کس صورتحال میں کمرے میں داخل ہوتا ہے؟

جواب: اختر ادھیڑ عمر کا شخص، سر کے بال بکھرے ہوئے، آنکھیں شب بیداری کی وجہ سے سرخ، لباس پاجامہ اور قمیص، آستینیں چڑھی ہوئیں، آنکھوں کے گرد نمایاں حلقے موجود تھے۔

6- اختر کی تصویر کو کون سا انعام ملا؟

جواب: اختر کی تصویر اوّل انعام کی مستحق قرار پائی۔

7- تجمل نے اختر کو روکنے کے لیے کیا کہا؟

جواب: تجمل نے اختر سے کہا کہ تم نے یہاں رہ کر زبردست قدر و منزلت حاصل کی ہے اور سب سے بڑی عزت یہ ہے کہ تم ملک کے سب سے بڑے مصور سمجھے جاتے ہو۔

8- اختر کی دو سال قبل حالت کیا تھی؟

جواب: اختر دو سال قبل ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا۔ لوگ اُسے محض ایک مفلس، قلاش اور گمنام مصور کی حد تک جانتے تھے۔ اس کی بنائی ہوئی بے شمار تصویریں محض کوڑیوں کے بھاؤ بکتی تھیں۔

-9 اختر اور تجمل کی ملاقات کہاں ہوئی؟

جواب: اختر اور تجمل کی ملاقات تصویروں کی ایک نمائش میں ہوئی۔ تجمل نے اختر کی تصویروں میں دلچسپی لی اور اپنے ہاں آنے کی دعوت دی تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ فن کی خدمت کر سکے۔

-10 اختر کو کس بات کا شدت سے احساس تھا؟

جواب: اختر کو اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کی اہلیتوں پر برف کی تہ جم گئی ہو۔ اس کے سینے میں ایک بھی شرارہ باقی نہ رہا ہو۔ یہ احساس اس کے لیے سوہانِ روح ثابت ہو رہا تھا کہ اس نے اپنے جگر کا خون دے کر فن کی جس شمع کو روشن کیا ہے اس کا مقصد تجمل کی شخصیت اور کوٹھی کو جگمگانے کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

-11 اختر کس مصور سے تصویریں بنوا کر تجمل کو دیتا تھا؟

جواب: اختر نیازی مصور سے تصویریں بنوا کر تجمل کو دیتا تھا۔ وہ ایک ضرورت مند فنکار تھا۔ اُسے وقتاً فوقتاً سکے ملتے رہتے اور اختر ان سکوں کے عوض اُس کی بنی ہوئی تصویریں اس سے حاصل کرتا رہا۔

-12 تجمل کی انسانیت نوازی کے پیچھے اصل مقصد کیا تھا؟

جواب: تجمل کی انسانیت نوازی کے پیچھے اصل مقصد اپنی شخصیت کی نمائش اور شہرت کے لیے اختر کی ذات اور اس کے فن کو استعمال کرنا تھا۔ وہ فن کی قدر افزائی اور مصور نوازی کے لیے سوسائٹی میں عزت و احترام چاہتا تھا۔

-13 اختر کس بات سے بے حد پریشان تھا؟

جواب: اختر اس بات سے بے حد پریشان تھا کہ نیازی کے دل کی کیفیت کیا ہوگی۔ اپنے فن کو چند سکوں کے عوض دوسروں کو سونپ دینا ایک تکلیف دہ واقعہ ہے۔ جب اس کو علم ہوگا کہ اس کی بنائی ہوئی تصویر اوّل انعام کی مستحق قرار پائی ہے تو اس کی کیا حالت ہوگی۔ اختر اس تصور سے پریشان تھا کہ نیازی کے فن کی قدر افزائی دوسروں کو مل رہی ہے۔

-14 ڈراما ''لہو اور قالین'' کے پیچھے اصل مقصد کیا ہے؟

جواب: ڈراما ''لہو اور قالین'' کا اصل مقصد معاشرے میں موجود ریاکار کرداروں سے روشناس کرانا ہے۔ وہ افراد جو ریاکاری کر کے دوسروں کو اپنے مقصد کے حصول کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

-15 ڈراما ''لہو اور قالین'' کے ذریعے معاشرے کے کن افراد کو بے نقاب کیا گیا ہے؟

جواب: ڈراما ''لہو اور قالین'' کے ذریعے معاشرے کے ان افراد کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جو بلندیوں پر پہنچنے کے لیے ہزاروں انسانوں کو اپنی سیڑھی بنا لیتے ہیں۔ اگر فنکاروں کی سرپرستی کرتے ہیں تو بھی اپنے مقصد کے لیے۔ اس طرح فنکاروں کی ذاتی شناخت اور فن ان لوگوں کے مقصد کے لیے استعمال ہوتا ہے جس سے فنکاروں کے اندر بے چینی، بدامنی اور بے قراری کی کیفیات جنم لیتی ہیں۔

***